بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ
الفضل
قادیان

یوم یکشنبہ

نمبر ۲۶۰	۵ نومبر ۱۹۴۴ء	۱۸ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ	۵ ماہ نبوت ۱۳۲۳ ہش	جلد ۳۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ نبوت۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۷½ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع منظہر ہے۔ کہ حضور کو نقرس کی تکلیف ہے۔ آج حضور نے باوجود ناسازیٔ طبع خطبہ جمعہ خود دیا۔ جس میں تراجم قرآن کریم اور تبلیغی کتب کی طباعت کے اخراجات مہیا کرنے کی سکیم پیش فرمائی۔ جمعہ کے بعد حضور کو نقرس کی تکلیف کچھ زیادہ ہو گئی۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ڈلہوزی سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

— سیرت النبی کے جلسوں میں تقریریں کرنے کے لئے بہت سے اصحاب کو مختلف مقامات میں بھیجا گیا ہے۔ آج بعد نماز عصر عبد الغفور صاحب افغان کی نسبتی بہن رضیہ کا رخصتانہ ہوا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

چند تازہ خواب اور رویا

فرمودہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ ۔ غلام نبی

(۱)

فرمایا۔ آج میں چند رویا سنانا چاہتا ہوں دو مہینے کے قریب عرصہ گذرا کہ میری زبان پر یہ الفاظ جاری کئے گئے کہ

بلوناھم فتنۃ

قرآن کریم کے استعمال اور لغت کے محاورہ کے رو سے ان الفاظ میں حذف ہے۔ یعنی دراصل فقرہ بلوناھم بالشر فتنۃ یا بلوناھم بالخیر فتنۃ ہے۔ یا پھر یہ دونوں الفاظ اس میں جیسا کہ قرآن کریم میں بھی آتا ہے۔ کہ بلوناھم بالحسنات والسیات۔ اگر یہ فقرہ بلوناھم بالشر والخیر فتنۃ ہو تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ بعض نیکیاں دشمن کو خدا تعالیٰ پہنچاتا ہے۔ تاکہ اسے توبہ نصیب ہو۔ مگر وہ ان سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ بلکہ شر میں بڑھ جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ اس کے لئے شر پیدا کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ نیکیوں کی طرف لوٹے۔ مگر پھر بھی وہ توبہ نہیں کرتا۔ اور اس طرح اس پر حجت پوری ہو جاتی ہے۔ اور وہ الٰہی گرفت میں آجاتا ہے یہ اسی طرح کا الہام ہے۔ جس طرح کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام اشطر و اصوم ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ کبھی میں عذاب نازل کرتا ہوں۔ اور کبھی رک جاتا ہوں۔

(۲)

پھر فرمایا۔ یہ جو مجھ پر بیماری کا حملہ ہوا۔ اس سے پہلے میں نے ایک رویا دیکھا تھا۔ جس میں اس بیماری کی طرف اشارہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ میں کہیں جا رہا ہوں۔ کہ میں نے مفتی فضل الرحمٰن صاحب حکیم کو دیکھا کہ میرے پیچھے پیچھے چلے آرہے ہیں۔ مگر ان کا چہرہ صاف طور پر نظر نہیں آتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے مونہہ کے آگے کوئی جالی سی ہے۔

بعد میں اس کی یہ تعبیر سمجھ میں آئی۔ کہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب طبیب تھے۔ ان کے دکھائے جانے سے بیماری کی طرف اشارہ ہے۔ اور ان کا چہرہ صاف نظر نہ آنے کی تعبیر یہ ہے۔ کہ یہ تکلیف دیر تک رہیگی۔

(۳)

فرمایا انہی دنوں ایک اور رویا دیکھا کہ مجھے لیمونڈ کا گلاس دیا گیا۔ لیمو تقویت قلب کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اسلئے یہ رویا بھی مبشر ہے۔ گو ممکن ہے بیماری کی طرف بھی اشارہ ہو۔

(۴)

فرمایا۔ یہ ان دنوں کا رویا ہے۔ جب میں ڈلہوزی سے قادیان آیا تھا۔ عید سے شائد پہلے کی بات ہے میں نے دیکھا کہ اپنی بیوی عزیزہ بیگم کے ہاں سویا ہوا ہوں۔ کہ میری آنکھ کھل گئی۔ اور مجھے خطرہ کی صورت نظر آئی۔ اس پر میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس وقت میری دوسری بیوی بشریٰ بیگم دوڑتی ہوئی اندر آئیں اور عزیزہ بیگم کو آوازیں دینے لگیں۔ کہ جلدی آؤ۔ اس وقت میں خیال کرتا ہوں۔ کہ خطرہ کی جو آواز مجھے سنائی دی تھی۔ ان کو بھی اس کا پتہ لگ گیا ہے۔ مگر میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھے بغیر کہا۔ کیا تم کو پتہ لگ گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کس طرح تو انہوں نے مسجد کے ساتھ جو کمرہ ہے اس کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ مجھے اس کمرہ میں آہٹ آئی تھی۔ کہ دشمن اندر آنا چاہتا ہے۔

اس رویا میں جو نام آئے ہیں۔ عزیزہ اور بشریٰ وہ مبارک نام ہیں۔ اور دشمن کے متعلق قبل از وقت اطلاع کا ہو جانا بھی اچھی فال ہے۔ ممکن ہے اس رویا میں اس مقدمہ کی طرف اشارہ ہو۔ جو کسی نے دفعہ ۱۰۷ کا دائر کیا تھا۔ اور جو خارج ہو گیا ہے۔ یہ رویا اس کے دائر ہونے سے بھی دو ہفتہ پہلے کا ہے۔

(۵)

فرمایا ۲۰-۲۵ دن ہو گئے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ امریکہ میں الیکشن ہو رہا ہے اور اس کی خبریں باہر پہنچائی جا رہی ہیں۔ ایک خبر میں کہا گیا کہ پہلے مسٹر روز ویلٹ کے ووٹ زیادہ تھے مگر پھر مسٹر ڈیوی کے زیادہ ہو گئے ہیں۔

ان دنوں مجھے چونکہ ایک اور بات کی فکر تھا۔ اس لئے میرا خیال اس طرف جاتا ہے کہ ممکن ہے یہ رویا اس امر کے متعلق ہو۔ اور اس کا ظاہر مراد نہ ہو۔ وہ امر یہ ہے۔ کہ ان دنوں جب یہ رویا ہوا مجھے اس امر کا بہت خیال تھا۔ کہ بعض اتحادی لیڈر جو جرمنی اور جاپان کو بعد از جنگ کچل دینے کا خیال ظاہر کر رہے ہیں۔ یہ خود اتحادیوں کے لئے بھی اور آئندہ امن کے لئے بھی خطرناک ہے۔ چونکہ اس بارہ میں مسٹر روز ویلٹ کی وزارت کے بعض ممبر بڑی سخت رائے ظاہر کر رہے تھے۔ اور دوسری پارٹی کا رویہ نرم تھا۔ بلکہ وہ گو عوام کے ڈر سے ظاہر نہیں کرتے تھے۔ اشارۃً کہہ رہے تھے۔ کہ جرمنی کو جنگ کے بعد ہمیشہ کے لئے ناکارہ کر دینا اچھا نہیں ہے۔ اور یہ رائے مجھے زیادہ قریب بہ ثواب معلوم ہوتی تھی۔ پس ممکن ہے۔ کہ اس رویا کے معنے یہی ہوں۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

کہ گو اس وقت جنگ کے غصہ کی وجہ سے مسٹر روزولٹ کی پارٹی کا خیال کہ جرمنی کو بعد از جنگ بھی دبائے رکھنا چاہیئے غالب ہے۔ لیکن آخر امریکن لوگ معقولیت کی طرف آجائیں گے۔ اور مسٹر ڈیوی کی پارٹی کی رائے غالب آجائے گی۔ یہ میرا خیال اس وجہ سے ہے کہ ان دنوں میری طبیعت پر مذکورہ بالا بحث کا خاص اثر تھا ورنہ ممکن ہے۔ کہ خواب میں جو کچھ بتایا گیا ہے وہی ظاہر میں مراد ہو۔ اور یہی مطلب ہو کہ مسٹر روزولٹ الیکشن میں پہلے جیتے ہوئے معلوم دینگے مگر آخر میں حالات ان کے خلاف ہو جائیں گے واللہ اعلم۔

(۶)

فرمایا۔ ایک اور رویا میں نے دیکھا۔ یہ شاید اس وقت کا ہے۔ جب میں عید کے موقعہ پر قادیان آیا۔ یا اس سے پہلے کا ہے۔ یہ بات اچھی طرح یاد نہیں ہے۔ میں نے دیکھا۔ کہ میں بیمار ہوں۔ اور ایک مکان میں ہوں جو ہمارے مکان سے مختلف معلوم ہوتا ہے۔ رات کا وقت ہے۔ کرنل اوصاف علی خان صاحب جو آج کل دہلی میں رہتے ہیں میرا علاج کر رہے ہیں۔ وہ طبیب نہیں ہیں مگر خواب میں ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ جب وہ طبیب نہیں تو علاج کیوں کر رہے ہیں۔ بہرحال ساری رات وہ علاج کرتے رہے۔ اور صبح کے وقت طبیعت درست معلوم ہوئی اتنے میں صبح کی اذان ہوئی اور انہوں نے مجھے یا میں نے ان کو توجہ دلائی کہ اب نماز پڑھ لیں۔ اس پر وہ کسی اور طرف وضوء کے لئے چلے گئے اور میں پاس ہی ایک گھڑا تھا اس کے پاس بیٹھ کر وضوء کرنے لگا۔ مگر میرے وضو کرتے کرتے ہی یوں معلوم ہوا کہ سورج نیزہ بھر اوپر نکل آیا ہے۔ گویا اتنی سی دیر میں کہ میں اذان کے معًا بعد وضو کرتا ہوا پاؤں دھونے تک پہنچا۔ کہ سورج نکل آیا۔ اس پر میں گھبرایا۔ کہ یہ کیا ہوا نماز کا وقت تو فوت ہو گیا ہے۔ اور آنکھ کھل گئی۔ گو میں خواب میں بھی گھبرایا اور بیداری میں بھی مجھے کچھ دیر تک اس خواب کی تعبیر کے متعلق تشویش رہی۔ مگر کچھ دیر بعد میرے دل پر منکشف ہوا کہ خواب بہت مبارک ہے ایک تو بیماری سے صحت کی خبر ہے دوسرے معالج اوصاف علی خان ہیں یعنی خدائے علی کی صفات۔ تیسرے نماز میں دیر میری سستی کی وجہ سے نہیں بلکہ سورج ہی غیر معمولی طور پر جلدی نکل آیا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ اسلام پر جو تاریکی کا زمانہ ہے اللہ تعالے اس کے دور کرنے کے لئے غیر معمولی سامان پیدا کر دے گا۔ یہ خواب گویا اس الہام کی طرف اشارہ کرتی ہے جو مجھے پہلے ہو چکا ہے۔ روز جزا قریب اور رہ بعید ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کا فضل ہماری کوششوں کے مکمل ہونے سے پہلے ظاہر ہونے لگے گا۔ گو الہام اور رویاء دونوں میں جہاں تک ہماری کوششوں کا تعلق ہے۔ ایک انذاری پہلو موجود ہے۔ مگر اسلام کی ترقی کا سوال حل کر دیا گیا ہے۔

(۷)

اس رویاء کے دوسرے دن میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیمار ہیں۔ اور ایک ایسی جگہ ہیں۔ جہاں دائیں بائیں تو عمارتیں ہیں۔ مگر درمیان میں پچاس ساٹھ گز کھلی جگہ ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چارپائی بچھی ہے۔ اس بیماری کے وقت میں ادھر ادھر دیکھتا پھرتا ہوں۔ کہ کسی طرف سے دشمن حملہ نہ کر دے۔ یہ دیکھتا ہوا پہلے میں سرہانے کی طرف گیا۔ اس طرف میں نے دیکھا۔ کہ دلدلی سا علاقہ ہے جسے پنجابی میں چھنب کہتے ہیں اسی میں گھاس دو دو تین تین فٹ اونچی اور گھنی اگی ہوئی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ادھر جرمن فوجیں ہیں۔ اس وقت میں خیال کرتا ہوں۔ کہ یہاں لڑائی ہو رہی ہے۔ اس طرف کوئی گولی نہ چلا دے۔ اس پر میں ادھر جا کر کہتا ہوں (میں نے جو فقرہ کہا۔ وہ تو مجھے یاد نہیں۔ مگر اس کا مفہوم یہ تھا) کہ ادھر ہم لوگ ہیں۔ تم سے ہمیں کوئی خطرہ تو نہیں ہے اس کے جواب میں ایک افسر نے کہا۔ ہم نے ادھر گولی نہیں چلانی اور ہم سے تمہیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔

پھر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پائنتی کی طرف گیا۔ ادھر مجھے آدمی تو کوئی نظر نہیں آتے مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ ادھر آریہ ہیں۔ ان سے بات کرنا بھی مجھے یاد نہیں مگر ان کی طرف سے جو جواب دیا گیا۔ وہ یاد ہے۔ انہوں نے کہا۔ "لیکھرام کا قتل ہمیں بھولا تو نہیں۔ آخر ہم نے اس کا بدلہ لینا ہے۔"

اس پر میں گھبرا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس واپس آیا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ سوئے ہوئے ہیں۔ یا بیماری کی وجہ سے غنودگی میں ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ جلد سے جلد یہ بات آپ کو بتاؤں مگر جگانا بھی نہیں چاہتا۔ کہ ممکن ہے۔ آپ سوئے ہوئے ہوں۔ اور آپ کے آرام میں خلل پڑے۔ آخر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ سرہانے کھڑے ہو کر کانوں کے پاس آرام سے یہ بات کہدوں اس طرح آپ سن لیں گے۔ اس کے بعد میں نے آپ کے کان کے پاس جھک کر آہستہ سے کہا۔ کہ اس طرف آریہ ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ لیکھرام کا قتل ہمیں بھولا تو نہیں۔ آخر ہم نے اس کا بدلہ لینا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنا نہیں۔ پھر میں نے پہلے سے ذرا اونچی آواز میں یہی بات کہی۔ مگر پھر بھی آپ نے نہیں سنی۔ اس پر میں نے پھر اونچی آواز سے کہا۔ کہ آریہ کہتے ہیں۔ لیکھرام کا قتل ہمیں بھولا تو نہیں۔ آخر ہم نے اس کا بدلا لینا ہے۔ اس پر آپ کی آنکھ کھل گئی۔ مگر آپ نے کچھ کہا نہیں۔ صرف یہ اشارہ فرمایا۔ کہ میں نے بات سن لی ہے۔ اس کے بعد میں وہاں سے ہٹا۔ تو ایک شخص آتا ہوا مجھے نظر آیا۔ جو فقیرانہ لباس پہنے ہوئے تھا۔ لمبا سا کرتا تھا۔ ایک لوہے کا کڑا ہاتھ میں پہن رکھا تھا۔ اور اس کی کمر سے لوہے کی زنجیر بندھی ہوئی تھی جو بہت لمبی تھی اور اس کا ایک حصہ زمین پر لٹک رہا تھا۔ اس نے آکر کہا۔ میں آپ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا علاج کرونگا۔ مجھے اس کی شکل و صورت دیکھ کر اس کا یہ کہنا بہت برا لگا۔ اور میں نے کہا۔ نہیں۔ تم نے علاج نہیں کرنا۔ اس نے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ مجھے وہ لائے ہیں۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر کچھ دم کیا۔ جس کا کوئی اثر نہیں ہوا پھر اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کنپٹی پر اس طرح منہ رکھ دیا۔ کہ گویا وہ خون چوسنا چاہتا ہے۔ جس طرح خون چوسنے کے لئے مٹی کے آبخورے لگائے جاتے ہیں۔ اسی طرح اس نے ہونٹوں کی شکل بنا کر کنپٹی پر رکھ دیئے یہ دیکھ کر مجھے بہت جوش آگیا اور میں نے دل میں خیال کیا کہ اس طرح یہ کوئی نقصان نہ پہنچائے اور میں نے اسے سختی سے کہا کہ ہٹ جاؤ۔ میں تم کو اس کی اجازت نہیں دیتا۔ مگر وہ میرے کہنے کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ اور آنکھوں سے اس طرح اشارہ کرتا ہے۔ کہ میں نے اجازت لی ہوئی ہے۔ اس پر میں کود کر اس کے پیچھے آگیا۔ اور اسے گردن سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔ میں نے دیکھا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنکھ کھولی۔ اور آنکھوں ہی آنکھوں میں کہا کہ اس کو ہٹانے میں تم نے غلطی نہیں کی بلکہ اچھا کیا ہے۔ اس پر مجھے دلیری پیدا ہو گئی اور میں نے اتنے زور سے اسے لات ماری۔ کہ وہ چار پانچ قدم پرے جا پڑا اسوقت پھر اسنے کہا۔ کہ مجھے تو ڈاکٹر صاحب نے علاج کی اجازت دی تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت تک ڈاکٹر صاحب کو بھی محسوس ہو گیا ہے۔ کہ اس شخص کو علاج کی اجازت دینا ٹھیک نہ تھا اور انہوں نے بھی اسے سختی سے ڈانٹا اور کوئی سخت لفظ کہکر کہا کہ یہاں سے چلے جاؤ میں نے دیکھا۔ اسوقت کچھ اور احمدی بھی وہاں آگئے ان میں سے ایک خیات محمد صاحب افغان تھے۔ میں انسے کہتا ہوں کہ اسے اٹھا کر یہاں سے لیجاؤ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

چنانچہ انہوں نے اس کی ٹانگیں پکڑیں اور ایک اور شخص نے اس کا سر پکڑا۔ اور وہ اسے اٹھا کر لے گئے اس وقت اس کی زنجیر زمین کیساتھ گھسٹتی جاتی تھی۔ اس کے بعد میں پھر پائنتی کی طرف کے علاقہ میں گیا۔ اور میرے ذہن میں آیا۔ کہ اور تو سارے رشتہ دار یہاں جمع ہو گئے ہیں۔ مگر منور احمد یہاں نہیں ہے۔ وہ حیدر آباد میں ہے۔ اس پر میں نے نیک محمد صاحب سے کہا۔ کہ فوراً تار گھر جاؤ۔ اور منور احمد کو تار دو۔ کہ فوراً آجاؤ۔ وہ جانے لگے۔ تو میں نے کہا عام طور پر لوگ فوراً کے معنی فوراً آجانا نہیں سمجھتے۔ بلکہ خیال کر لیتے ہیں کہ بلانے کے لئے تاکید کی ہے۔ اس لئے تار میں یہ الفاظ لکھوانا کہ پہلی گاڑی سے چلے آؤ۔ پھر خیال آیا۔ کہ اس میں بھی پورا زور نہیں۔ اور کہا کہ یوں لکھنا۔ By first train with out fail اس پر وہ تار دینے کے لئے دوڑے۔ اور میں اس خیال سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کوئی اور آدمی نہیں۔ اپ کمرہ کی طرف چل دیا۔ مگر اس وقت بھی مڑ مڑ کر نیک محمد صاحب کو بتاتا جاتا ہوں۔ کہ یہ الفاظ ضرور لکھنا By first train with out fail اور نیک محمد صاحب دوڑے جاتے ہیں۔ اور جواب دیتے جاتے ہیں کہ میں سمجھ گیا ہوں میں سمجھ گیا ہوں۔ یہی الفاظ لکھوا دونگا۔ جب میں واپس پہنچا۔ تو میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کوئی آدمی نہیں۔ اور کچھ اندھیرا سا بھی ہو گیا ہے۔ جیسے شام کا وقت ہوتا ہے۔ مگر ایک طرف جو دیکھا۔ تو دو لڑکیاں نظر آئیں۔ جن میں سے ایک کو میں ہمشیرہ مبارکہ بیگم کی ملازمہ سمجھتا ہوں اور دوسری کو ہمشیرہ امۃ الحفیظ کی ملازمہ سمجھتا ہوں۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان کو پہرہ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اس وقت تکیہ کے سہارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس طرح بیٹھے ہیں۔ کہ گویا نماز پڑھ رہے ہیں اور میں خوش ہوتا ہوں۔ کہ اب آپ کی طبیعت آگے سے اچھی ہے۔ اتنے میں ہمارے گھر کے کچھ بچے جو ۳۔۴۔۵ سال کی عمر کے ہیں صحن کی طرف نکل آئے۔ اور ان کے آنے سے میں نے سمجھا کہ گھر کے لوگ یہیں ہیں۔ مجھے اس وقت وہاں بچوں کا شور کرنا اور کھیلنا ناگوار گزرا۔ اور میں نے ان کو ڈانٹ کر وہاں سے ہٹا دیا۔ اور پھر زنانہ میں اس مکان کے اندر گیا جہاں سے بچے آئے تھے۔ تاکہ ان کی ماؤں کو سمجھاؤں۔ اندر آ کر میں نے دیکھا۔ کہ میری ایک بیوی کھڑی ہیں۔ ان سے میں نے غصہ سے کہا۔ کہ ان بچوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام والے صحن میں آنے سے روکو۔ آپ بیمار ہیں۔ ان کے شور سے آپ کو تکلیف ہوگی۔ اگر پھر میں نے کسی بچہ کو وہاں دیکھا۔ تو میں اس کی ہڈیاں توڑ دونگا۔ پھر میں اسی مکان میں جو نہایت وسیع معلوم ہوتا ہے آگے چلتا گیا۔ اور میں دل ہی دل میں خیال کرتا ہوں۔ کہ جماعت نے اس موقعہ پر احتیاط سے کام نہیں لیا۔ اور پہرہ کا انتظام نہیں کیا۔ مگر جب میں جاتے جاتے دوسری طرف کے دروازوں کے پاس پہنچا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ دروازوں کے دائیں بائیں احمدی پہرہ دے رہے ہیں۔ وہ قادیان کی جماعت کے معلوم ہوتے ہیں۔ اس پر مجھے خوشی ہوئی۔ جب میں پھر اندر کی طرف لوٹا تو ام متین نے کہا کہ پاخانہ آیا ہے پردہ کرا دیں۔ میں نے کہا یہ کونسا پردہ کرانے کا وقت ہے۔ ایسے نازک وقت میں اس قدر احتیاط نہیں کیا کرتے۔ ایک طرف اندھیرے میں بیٹھ کر قضائے حاجت کر لو۔

یہ رویا میں نے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو سنایا تو انہوں نے توجہ دلائی۔ کہ اوصاف علی خان اور حیدر آباد بتاتے ہیں۔ کہ دونوں رویا ایک ہی واقعہ کی نسبت ہیں۔ کیونکہ حیدر بھی حضرت علی کی صفت ہے۔ اور پہلی رویا میں آپ نے اپنے آپکو بیمار دیکھا ہے۔ اور دوسری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو۔ انکی یہ رائے درست معلوم ہوتی ہے

(۸)

ڈلہوزی سے آنے سے معاً پہلے یا معاً بعد میں نے رویا دیکھا کہ میں ڈلہوزی سے قادیان آرہا ہوں۔ راستہ میں ایک پڑاؤ پر ام طاہر آئی ہیں۔ ان کے چہرہ پر رونق ہے۔ اور ایک عورت ان کی کمر دبا رہی ہے۔ میں نے کہا اب تم اچھی ہو۔ انہوں نے کہا ہاں اب میں خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہوں۔ میں ان سے خوش ہو کر باتیں کر رہا۔ اتنے میں دیکھا ایک لڑکی ہماری کسی لڑکی کو شدید دق کرتی ہے۔ اس پر میں اسے پکڑ کر دور تک گھسیٹتا ہوا لے گیا ہوں۔ اور اسے وہاں چھوڑ کر واپس آگیا ہوں۔ اس کا باپ بھی وہاں موجود ہے۔ مگر اس ادب سے کہ میں اسے چھوڑ کر آیا ہوں۔ اس کا باپ اسے لایا نہیں۔ اتنے میں کسی بچہ نے کہا کہ وہ کراہ رہی ہے میں نے اس کے باپ سے کہا میرا یہ مطلب تو نہیں تھا۔ کہ تم بھی سے چھوڑ آؤ۔ اب جا کے اسے لے آؤ۔ اس پر وہ چلا گیا۔ مگر جب واپس آیا ہے تو ایک تانگہ میں ہے جو تعزیہ کی شکل کا ہے۔ اور اسے آدمی دھکیلتا ہے۔ اور اس میں اس کی لڑکی کے علاوہ میری لڑکی بھی ہے۔

(۹)

فرمایا۔ گذشتہ رات بڑا اچھا الہام ہوا مگر یاد نہیں رہا ان اللّٰہ مع الذین سے شروع ہوتا تھا۔ اور آگے مکمل فقرہ تھا۔ دوسرا فقرہ پہلے الذین کے بدل کے طور پر پھر الذین سے شروع ہوتا تھا مگر وہ بھی یاد نہیں رہا۔ ہاں یہ احساس ہے کہ وہ تھا مبارک۔ اسی قسم کا تھا جیسے قرآن کریم میں ہے کہ ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون

(۱۰)

فرمایا ایک اور رویا یاد آگیا ہے میں نے دو چار دن ہوئے ام طاہر کو خواب میں دیکھا کہ ان کی بڑی لمبی ڈاڑھی ہے۔ جو سفید ہے اور مہندی لگی ہوئی ہے۔ مگر نیچے کھونٹیاں سفید ہیں۔ رویا میں مجھے یہ کوئی قابل تعجب بات معلوم نہیں ہوتی۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت انہوں نے مجھے طعنہ دیا تھا۔ کہ تمہارے بال جلد سفید ہو گئے ہیں۔ اس بات کو یاد کر کے میں نے ان سے کہا میری تو پچاس سال کی عمر ہے۔ مگر تمہاری تو ۳۸ سال کی عمر میں ہی ڈاڑھی سفید ہو گئی ہے۔ اس پر وہ ہنس پڑیں اور ایسا معلوم ہوا۔ کہ گویا وہ سمجھتی ہیں۔ کہ ان کو بھی جواب دینے کا موقعہ مل گیا۔

میں نے تعبیر الرویا میں دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ زندہ عورت کے اگر ڈاڑھی دیکھیں تو اس کی یہ تعبیر ہوتی ہے۔ کہ اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ یہ بھی لکھا ہے عورت کے ڈاڑھی دیکھنا مبارک ہوتا ہے۔ اس کو یا اس کے شوہر کو شرف اور مال ملتا ہے۔ ممکن ہے وفات یافتہ عورت کے ڈاڑھی دیکھنے کی بھی یہی تعبیر ہو۔

(۱۱)

(مرتبہ۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی)

۳۰ اکتوبر بعد نماز مغرب جب حضور مسجد مبارک میں تشریف فرما ہوئے تو فرمایا۔

آج صبح کے وقت میں نے نماز فجر سے پہلے ایک رویا دیکھی۔ جو آج ہی پوری بھی ہو گئی ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا ایک بنچ پر بیٹھا ہوں۔ وہ اس طرح چھوٹی بنچ نہیں جیسے میں اس وقت بیٹھا ہوا ہوں۔ بلکہ وہ بنچ لمبی ہے۔ جس طرح سکولوں میں لڑکوں کے بیٹھنے کے لئے ہوتی ہے۔ مجھے قضاء حاجت ہوئی۔ اور میں نے وہیں بنچ پر بیٹھے ہی کپڑا ایک طرف کر کے قضاء حاجت کی اور جس طرح آدمی جب زمین پر قضاء حاجت کے لئے بیٹھتا ہے۔ تو ایک جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ ہو جاتا ہے۔ تاکہ پاخانہ اونچا ہو کر صفائی کرنے وقت اس کے ہاتھ کو نہ لگ جائے۔ اسی طرح میں نے بھی پہلے ایک جگہ۔ اور پھر وہاں سے ذرا ہٹ کر دوسری جگہ۔ دو جگہ قضائے حاجت کی۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک شخص آیا۔ اور اس نے کہا یہاں میرا بچہ رہ گیا ہے۔ میں اس کو تلاش کرنے آیا ہوں۔ میں ایک طرف ہٹ گیا۔ کہ وہ اپنا بچہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خواب میں مجھے اسبات پر کوئی حیرانگی نہیں ہوتی کہ یہاں اس کا بچہ کس طرح رہ گیا اس شخص نے بنچ کے اوپر دیکھنا شروع کیا مگر بچہ وغیرہ تو وہاں کوئی نہیں صرف ۔۔۔ پڑا ہے

اتنے میں مَیں نے دیکھا کہ میرے ماموں ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب آئے ہیں۔ ان کے ساتھ ایک اور ڈاکٹر ہیں۔ ان کو بھی مَیں خواب میں اپنا ماموں سمجھتا ہوں۔ میرے دوسرے ماموں میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم ڈاکٹر صاحب سے چھوٹے تھے۔ لیکن خواب میں جن کو میں دوسرے ماموں سمجھتا ہوں۔ ان کو مَیں ڈاکٹر صاحب سے بڑی عمر کا سمجھتا ہوں۔ دونو آکر بیٹھے ہیں اور ان کے سامنے ایک لاش ہے۔ جو چھوٹے بچہ کی ہے۔ انہوں نے اس لاش کا پیٹ چاک کرنا شروع کیا۔ خواب میں مَیں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ اپریشن کر رہے ہیں۔ اور حیران ہوتا ہوں۔ کہ مردہ کا اپریشن کرنے کے کیا معنے۔ ان دونو ماموں میں سے میں نہیں کہہ سکتا۔ کونسا اصلی ہے۔ اور کونسا تمثیلی۔ اپریشن کرتے وقت ان میں سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ فلاں اپریشن کرتے وقت ان کا ہاتھ کانپ گیا تھا۔ اور وہ آگے سے جواب دیتے ہیں۔ کہ نہیں وہ تو فلاں وجہ تھی۔ انہوں نے اس لاش کا اپریشن کیا اور ٹانکے لگا کر بند کر دیا۔

اس کے بعد جب میری آنکھ کھلی تو میں حیران تھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ ایک طرف پاخانہ دکھایا گیا ہے۔ اور دوسری طرف مردہ بچہ کا پیٹ چاک کیا گیا ہے۔ میں اسی سوچ میں تھا کہ نماز سے فارغ ہو کر سلام پھیرنے کے بعد ابھی آدھا منٹ بھی نہیں گزرا ہوگا۔ کہ نواب عبد اللہ خان صاحب نے (راشدہ انو کمیل ان کی نواسی تھی) فون کیا۔ کہ ابھی ابھی لاہور سے فون آیا ہے کہ "وکی" کی حالت بہت نازک ہے اور مجھے وہاں بلایا ہے۔ اگر وہ فوت ہو جائے تو دفن کرنے کے متعلق آپ کا کیا مشورہ ہے۔ یہاں لے آئیں یا وہیں دفن کر دیں مَیں نے کہا بچہ ہے۔ یہاں لے آئیں یا وہاں دفن کر دیں۔ مگر ماں کے احساس کا خیال رکھ لیں اور جس طرح وہ کہے اسیطرح کریں۔ اس وقت یہ پتہ نہیں تھا کہ بچی فوت ہو جائیگی بعض دفعہ مرتے مرتے بھی انسان بچ جاتا ہے۔ اس لئے اس وقت میرا ذہن اس طرف نہیں گیا کہ خواب میں اسی کی طرف اشارہ ہے مگر بعد میں جب وفات کی خبر آئی تو معلوم ہوا کہ خواب اسی کے متعلق تھی۔

خواب میں پاخانہ دیکھنے سے مراد روپیہ ہوتا ہے۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ "وکی" کے علاج پر جو روپیہ خرچ ہوتا رہا وہ روپیہ کا ضیاع تھا۔ دراصل وہ مر ہی چکی تھی۔ اور جو مردہ کا اپریشن دکھایا گیا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ہسپتال میں جو اس کا اپریشن ہوتا رہا وہ دراصل ایک مردہ کا ہی اپریشن تھا۔

بعض دفعہ رویاء اسی وقت پوری ہو جاتی ہے۔ یہ رویاء بھی ایسی ہے۔ کہ اِدہر مَیں نے رویاء دیکھی اور اُدہر نواب عبد اللہ خان صاحب کا فون آیا کہ "وکی" کی حالت نازک ہے۔ اور پھر رویاء کے گھنٹہ بھر بعد وہ فوت بھی ہو گئی۔

مولوی محمد علی صاحب اپنے ترجمہ اور تفسیر القرآن کی روشنی میں

مشکلے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس — توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر میکنند

از جناب خان بہادر میاں محمد صادق صاحب

(۲)

ذیل میں خان بہادر صاحب موصوف کے مضمون کی دوسری قسط درج کی جاتی ہے۔ جو پہلی قسط سے بھی زیادہ حیرت انگیز اور عبرتناک ہے۔ وہ غیر مبایعین جنہیں ان اندرونی حالات کا علم نہیں۔ اور جو اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر مولوی محمد علی صاحب کی انجمن میں اس لئے چندہ دیتے ہیں۔ کہ ان کا مال خدا تعالےٰ کی راہ میں اور دین کی خدمت میں نہایت دیانت داری کے ساتھ خرچ ہو رہا ہے۔ انہیں پیش کردہ حالات اور واقعات پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ اگر اب بھی وہ اپنے اموال کی حفاظت کا انتظام نہ کریں گے۔ اور سب کچھ معلوم ہو جانے کے باوجود پہلے کی طرح ہی آنکھیں بند کر کے انجمن غیر مبایعین میں چندہ بھیجتے رہیں گے۔ جس پر مولوی محمد علی صاحب نے ڈکٹیٹر کی حیثیت سے قبضہ جما رکھا ہے۔ تو یاد رکھیں بجائے اجر کے قابل مواخذہ قرار پائیں گے۔ کہ انہوں نے اپنے اموال کے ضائع ہونے کا علم پا کر بھی ان کی حفاظت کا انتظام نہ کیا۔ اور صحیح مصرف میں لانے کی کوشش نہ کی۔

(ایڈیٹر)

سورہ بقرہ کی ایک آیت کا ترجمہ

(ج) تفسیری نوٹ نمبر ۲۔ آیت نمبر ۲۸۲ سورۂ بقرہ رکوع نمبر ۳۸۔ ترجمہ مولوی محمد علی صاحب

(ترجمہ) "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ جب تم آپس میں مقررہ وقت کے لئے قرض کا معاملہ کرو۔ تو اسے لکھ لو اور چاہیئے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا عدل کے ساتھ لکھے۔ اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے۔ جیسا اللہ تعالیٰ نے اسے سکھایا اور ضرور لکھ دے۔ اور چاہیئے۔ کہ وُہ جس پر حق ہے لکھائے۔ اور وُہ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرے۔ اور اس میں کچھ کمی نہ کرے"۔

(تفسیری نوٹ) "پچھلے تین رکوعوں میں ایک طرف انفاق فی سبیل اللہ پر زور دے کر دوسرے سُود کو حرام قرار دے کر مال کی محبت کی جڑ کاٹی ہے۔ تو اب یہ بھی بتا دیا۔ کہ مال کی حفاظت کی کس قدر ضرورت ہے۔ یہاں تک مال کی حفاظت کو ایک دینی حکم قرار دیا ہے۔ بلکہ ان لوگوں کو جو اپنے مال کی حفاظت نہیں کرتے سفیہہ قرار دیا ہے"۔

مولوی صاحب کے بیان کردہ چند احکام قرآن

اس ترجمہ اور تفسیری نوٹ سے مندرجہ ذیل احکام نکلتے ہیں:- (۱) قرضہ کا معاملہ مقررہ وقت کیلئے ہوتا ہے (۲) اسکو لکھ لینا چاہیئے (۳) لکھنے والا قرض دینے اور لینے والے کے درمیان عدل سے لکھے (۴) شرائط ادائیگی وہ لکھائے جو مقروض ہو۔ اور اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرے۔ اس میں کچھ کمی نہ کرے (۵) مال کی خواہ اپنا ہو۔ خواہ کسی انجمن کا حفاظت ایک سی فرض ہے (۶) جو لوگ اپنے مال کی حفاظت نہیں کرتے وہ سفیہہ قرار پائینگے

اپنے مال کی حفاظت کا غیر معمولی انتظام

اپنے مال کی حفاظت ایک فطری تقاضا ہے۔ پھر بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے مالوں میں مناسب احکام دیئے ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ جہاں تک اپنے ذاتی مال کی حفاظت کا تعلق ہے۔ مولوی صاحب اس پر غیر معمولی بلکہ ناواجب سختی سے قائم ہیں۔ اور کبھی ایک پائی تک ضائع نہیں ہونے دیتے۔ چنانچہ ۱۹۴۱ء میں جب میں سیکرٹری تھا۔ انجمن کے رجسٹر چندہ کی پڑتال کرتا ہوا جب میں مولوی صاحب کے نام پر پہونچا۔ تو میں نے حسب ذیل نقشہ دیکھا۔

نمبر	مہینہ	بجٹ فنڈ	رقم چندہ ماہوار	کیفیت
۱	فروری ۱۹۴۱ء	×	۰۰-۲-۳	(ماہوار آمدنی ½ حصہ)
۲	مارچ "	×	۶-۸-۶	
۳	اپریل "	×	۳-۹-۶	
۴	مئی "	×	×	
۵	جون "	×	۰-۱-۵	
۶	جولائی "	×	×	
۷	اگست "	×	۳-۱۳-۰	
۸	میزان	×	۰-۲-۲۲	

گویا سات ماہ کے عرصہ میں مولانا نے بجٹ فنڈ میں تو ایک پائی بھی ادا نہیں کی۔ اور ماہوار چندہ کی رقم بھی صرف ۲۲-۲ آنے روپے تھی یعنی اوسطاً ۳ روپیہ ماہوار تھے۔ حالانکہ مولوی صاحب اکثر وعظ کرتے وقت بجٹ فنڈ اور چندہ ماہوار کی بڑی شد و مد سے تاکید کیا کرتے ہیں۔

ارشادات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نماز باجماعت

(۱) وہی نماز فائدہ دے سکتی ہے جو جماعت کے ساتھ پڑھی جائے۔ (نجات حصہ اول) (۲) گھر پر نماز پڑھنے والے کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منافق قرار دیا ہے۔ (نجات حصہ اول) (۳) جس کو نماز باجماعت پڑھنے کا موقع ملے۔ اور وہ نہ پڑھے تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی (برکاتِ خلافت) (۴) نماز باجماعت پڑھنے کے سوا جماعت بن ہی نہیں سکتی (برکات خلافت) (۵) ہر مخلص مومن کو چاہیئے۔ کہ یقیمون الصلوٰۃ پر عمل کرے۔ اور خدا سے دعا کرے۔ تا وہ تبلیغ اسلام کیلئے آسانیاں میسر فرمائے۔ اور اسلام کے قیام کے سامان پیدا کرے۔ اور یہ دعائیں انہی لوگوں کی قبول ہونگی۔ جو اقامتِ صلوٰۃ کرنیوالے ہونگے۔ جو لوگ نمازیں باقاعدہ اور بلا سخت معذوری کے باجماعت ادا نہیں کرتے۔ انکی دعا کم سنی جاتی ہے۔ (تفسیر کبیر)

(مرتبہ عبد الحمید)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آمدنی کے مقابلہ میں نہایت قلیل چندہ

ممبران انجمن اور کارکنان دفتر انجمن جانتے ہیں۔ کہ الاؤنس مہمان داری اور دیگر لوازمات (جن کا ذکر آگے آئے گا) کو چھوڑ کر مولوی صاحب کی مقررہ آمدنی ۳۵۰ روپے سے کم نہیں۔ اس آمدنی کا دسواں حصہ ۳۵ روپیہ اور ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے کم سے کم ۲۱ روپے ۱۴ آنے بنتا ہے۔ مگر بجٹ فنڈ کو چھوڑ کر مولوی صاحب کا ماہوار چندہ کبھی ۷ روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں ہوا۔ شاید بعض احباب کو جو واقف کار نہیں۔ اس گورکھ دھندے کے سمجھنے میں کچھ دقت ہو۔ محض ان کی آگاہی کے لئے لکھتا ہوں۔ کہ اس ۳۵۰ روپیہ ماہوار آمدنی کی کیفیت اس طرح پر ہے۔ کہ جب تک مولوی صاحب کی کتابوں کی بکری کافی تھی۔ ان کا رائلٹی پر گزارہ تھا۔ بعد میں جب کساد بازاری کا زمانہ آیا اور وہ صورت قائم نہ رہی۔ تو مولوی صاحب نے انجمن کے سامنے قرضہ کا سوال پیش کیا۔ اور فرمایا کہ ان کا ۳۵۰ ماہوار سے کم رقم میں گذارہ نہیں ہو سکتا۔ بعض ممبران انجمن نے جن میں میں خود بھی بحیثیت ممبر (نہ کہ سیکرٹری) شامل تھا۔ مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کی۔ کہ وہ رائلٹی اور قرض کا قصہ چھوڑ کر انجمن سے ایک مقررہ رقم لے لیا کریں لیکن مولوی صاحب بضد تھے۔ کہ نہیں وہ انجمن سے قرض تو لے لینگے۔ لیکن کوئی مقررہ رقم نہیں لیں گے۔ اور انجمن اگر اس پر تیار نہ ہو۔ تو وہ استعفیٰ دے دیں گے۔ ناچار انجمن کو مولوی صاحب کا حکم ماننا پڑا۔ اس وقت سے انجمن مولوی صاحب کو ۳۵۰ ماہوار (کچھ رقم رائلٹی۔ کچھ رقم قرضہ) دیتی چلی آتی ہے بلکہ ۱۹۴۱ء میں کتابوں کی بکری اچھی رہی تھی۔ نیز رائلٹی تین حصوں میں تقسیم ہوا کرتی تھی (اب خدا جانے کیا حال ہے) ایک حصہ مولوی صاحب کو جاتا تھا۔ دوسرا آپ کی بیگم صاحبہ کو۔ اور تیسرا آپ کے صاحبزادہ صاحب کو۔ مؤخر الذکر ہر دو نے ان ایام میں کبھی چندہ ماہوار نہیں دیا۔ البتہ صرف مولوی صاحب اپنے حصہ رائلٹی پر چندہ دیا کرتے تھے۔ جو ان ایام میں کبھی سات روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں ہوا۔ قرض پر چندہ دینا شاید شرعاً ناجائز ہو اور مولوی صاحب رقم قرضہ پر چندہ نہیں ادا کیا کرتے تھے۔ اس لئے مولوی صاحب کے چندہ کی رقم سات روپیہ ماہوار سے کبھی نہیں بڑھی۔ اور جہاں کنبے کا گزارہ صرف اسی رقم پر ہو۔ وہاں بجٹ فنڈ کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا اسلئے بجٹ فنڈ کا خانہ خالی رہا۔ اس وقت میری سمجھ میں نہ آیا کہ مولوی صاحب رائلٹی اور قرض پر کیوں اتنا اصرار کے ساتھ قائم ہیں۔ بعد میں علم ہوا۔ کہ اسمیں ایک قانونی نکتہ ہے۔ اور وہ یہ کہ اگرچہ کتابیں جو مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ انجمن کے خرچ پر تیار ہوتی ہیں۔ اور شائع کی جاتی ہیں۔ مولوی صاحب حق رائلٹی کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ تاکہ جس وقت چاہیں اپنی کتابیں انجمن کی تحویل سے لے کر خود علیحدہ شائع کر سکیں۔ اور انجمن والے کوئی قانونی کارروائی نہ کر سکیں۔ چنانچہ میں نے سنا ہے کہ اب ایسا ہو رہا ہے یا ہونے والا ہے دوسرا مدعا یہ ہے کہ مولوی صاحب دنیا کو یہ دکھلاتے رہیں کہ وہ رائلٹی پر گزارہ کرتے ہیں۔ انجمن پر انکا کوئی بوجھ نہیں۔ حالانکہ آگے چل کر معلوم ہوگا کہ قرضہ برائے نام ہے۔ اور در اصل یہ انکی آمدنی کا ایک حصہ ہے۔ یہ اس قرضہ کی ابتداء اور ماہوار چندہ کی کیفیت ہے۔

قرضہ کے متعلق احکام الٰہی کی خلاف ورزی

اب میں دکھانا چاہتا ہوں کہ یہ قرضہ لیتے وقت مولوی صاحب نے اللہ تعالےٰ کے احکام جو انہوں نے اپنے ترجمہ اور تفسیری نوٹ میں دیئے ہیں خود ان کی کس طرح اور کس حد تک تعمیل کی ہے۔ مجھے نہایت افسوس اور قلق کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مولوی صاحب اس امتحان میں بھی پاس ہوتے نظر نہیں آتے۔ کیونکہ:-

(۱) جیسا کہ دنیا کا اور قانون کا تقاضا اور منشاء ہے قرض لیتے وقت مولوی صاحب نے انجمن کو کوئی اسٹامپ لکھ کر نہیں دیا۔ کم از کم ۱۹۴۱ء تک جبکہ میں سکرٹری تھا ایسا نہیں کیا گیا۔ اور شاید بعد میں اب تک بھی نہیں ہوا (۲) قرضہ کی ادائیگی کی کوئی میعاد مقرر نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کے لئے مقررہ میعاد ہونی چاہیئے۔ (۳) اس قرضہ کی ادائیگی کی ضمانت کے طور پر کوئی جائیداد انجمن کے پاس رہن نہیں کی گئی۔ جیسا کہ عام دستور ہے (۴) یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ قرضہ کوئی اور کس طرح اور کب ادا کرے گا (۵) انجمن نے اس قرضہ کو ماہ بماہ دینے کے لئے کوئی قرضہ فنڈ بھی قائم نہیں کیا۔ جو بوقت ضرورت بطور وجہ ثبوت پیش کیا جا سکے (۶) رقم قرضہ صیغہ اغراض عام سے دیجاتی ہے۔ گویا جہاں تک قرضہ کے ماہ بماہ دیئے جانے کا سوال ہے اس کا کوئی قانونی ثبوت موجود نہیں۔ کیا لوگ قرضہ اسی طرح لیا اور دیا کرتے ہیں۔ اور کیا ان حالات کو دیکھ کر یہ کہنا غلط ہوگا کہ "جہاں اپنی خواہش کا معاملہ ہوتا ہے۔ وہاں خدا کا کلام بالائے طاق رکھدیا جاتا ہے"۔ اگر عوام ایسا کریں۔ تو ممکن ہے کسی قدر معذور سمجھے جائیں۔ مگر ایک امیر جماعت اور قائد ملت ایل۔ایل بی اور مترجم اور مفسر قرآن کے لئے تو یہ بات افسوسناک اور باعث شرم ہونی چاہیئے۔ مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب ثبوت ہی موجود نہ ہوگا۔ تو رقم قرضہ کیونکر وصول کی جائے گی۔ انجمن خود بخود اس قرض پر خط تنسیخ کھینچ دے گی۔ بظاہر ایسا موقعہ حضرت مولانا ایام زندگی کے بعد ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں سوال ہو گا کہ سالہا سال کی اس قرضہ کی قسم کی آمدنی پر جو سینکڑوں روپیہ چندہ واجب الادا ہو گا۔ وہ کون ادا کرے گا۔ حضرت مولانا نہ صرف انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کے رکن اعلیٰ اور امیر بھی ہیں بلکہ پریذیڈنٹ بھی ہیں۔ اس حالت میں ممبران انجمن کے علاوہ وہ انجمن کے اموال کی حفاظت کے سب سے زیادہ ذمہ دار ہیں۔ یہ تو صرف ایک نمونہ حفاظت اموال انجمن ہے اب دیکھیئے کہ یہ جانشین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اس امانت کی اور کس کس طرح حفاظت فرما رہے ہیں۔ اور یہ مدعیان تقویٰ جو اکثر اپنے وعظوں میں بیان کرتے سُنے گئے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایسی سادہ زندگی تھی۔ اور وہ بیت المال کے معاملہ میں اس قدر محتاط تھے۔ کہ ایک دفعہ جبکہ حضرت بیت المال کا کام کر رہے تھے۔ ان کو کوئی صحابی کسی خانگی کام کے لئے ملنے آئے۔ تو انہوں نے جونہی معلوم کیا کہ وہ بیت المال کا کام نہ تھا"۔ دیا بجھا دیا۔ اور خود ہماری آنکھوں کے سامنے کیا کر رہے ہیں۔

الاؤنس مہمان نوازی کا بے جا صرف

(۲) برائے نام قرضہ کے علاوہ مولوی صاحب انجمن سے ۵۰ روپے ماہوار بطور الاؤنس مہمانداری بھی وصول کرتے ہیں حالانکہ انجمن کا علیحدہ مہمان خانہ احمدیہ بلڈنگس میں موجود ہے اور اکثر مہمان وہاں ہی آتے ہیں۔ کم از کم مسلم ٹاؤن میں نمائشی ٹی پارٹیوں کے علاوہ کبھی شاذ ہی کوئی مہمان آتا ہو گا۔ پھر جب مولوی صاحب خود کسی کے ہاں جا کر مہمان ہوتے ہیں اور کھانے کی قیمت ادا نہیں کرتے۔ تو ان کو کیا حق ہے کہ وہ اپنے مہمانوں کے لئے انجمن سے الاؤنس وصول کریں میں نے ایک دفعہ اجلاس معتمدین کے موقعہ پر ۱۹۴۱ء میں یہ سوال اُٹھایا تھا۔ حضرت مولوی صدر الدین صاحب تو اپنا الاؤنس چھوڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ مگر حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ فوراً استعفےٰ دینے پر تیار ہو گئے۔ یہ ہے حضرت کے اموال انجمن کی حفاظت کا دوسرا نمونہ

باورچی کے کام کے لئے چپڑاسی کا تقرر

(۳) برائے نام قرضہ اور الاؤنس مہمان داری کے علاوہ مولوی صاحب انجمن سے اپنے باورچی کی تنخواہ بھی اس کو چپڑاسی دکھا کر وصول کرتے ہیں۔ حالانکہ خود اس بات سے ظاہر ہے کہ جو شخص رات دن باورچی خانہ کا کام کرے وہ وہ چپڑاسی کا کام نہیں کر سکتا۔ اور اسلئے وہ بحیثیت چپڑاسی مطلقاً غیر ضروری ہے۔ در اصل چپڑاسی کا کوئی کام نہیں۔ وہ دفتر کے چپڑاسی انجام دیتے ہیں یا مولوی صاحب کا بحیثیت پی۔اے جس کا ذکر آگے آتا ہے۔ اس چپڑاسی کی کم و بیش تنخواہ ۲۰-۲۵ روپے ہوگی۔ یہ انجمن کے اموال کی حفاظت کا تیرا نمونہ ہے۔

پرسنل اسسٹنٹ کی درگت

(۴) چپڑاسی کے علاوہ مولوی صاحب نے انجمن سے پرسنل اسسٹنٹ بھی لے رکھا ہے جس کی تنخواہ ۶۰-۷۰ روپے ماہوار سے کم نہیں۔ چھوٹی سی انجمن کے کام کے لئے اس کارکن کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اور فی الحقیقت وہ انجمن کا کوئی کام کرتا ہی نہیں۔ وہ مسلم ٹاؤن میں مولوی صاحب کی کوٹھی پر موجود رہتا ہے۔ اور سامان کے لئے اور مولوی صاحب کے مولیشیوں کے لئے سودا سلف اور چارہ کا انتظام کرتا ہے۔ جو ایک نچلے ملازم کا کام ہے پی۔اے کا نہیں۔ اور کبھی کوئی معقول آدمی اس کام کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ مگر طمع بہت بُری بلا ہے۔ اس وقت یہ کام ایک مولوی فاضل انجام دے رہا ہے۔ موسم گرما میں آپکے ساتھ ڈلہوزی بھی جایا کرتا ہے اور اخراجات آمد و رفت کی زد انجمن کے بیت المال پر پڑتی ہے۔ یہ انجمن کے اموال کی حفاظت کا چوتھا نمونہ ہے۔

330

لائبریری کے اخبارات

(۵) لائبریری کے نام پر مولوی صاحب انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ۔ اور کچھ اُردو اخبارات انجمن کے خرچ پر حاصل کرکے پڑھتے ہیں اور پڑھنے کے بعد لائبریری یا دفتر انجمن میں واپس بھی نہیں کرتے۔ حالانکہ ردی اخبارات کی قیمت بھی دن بدن چڑھتی جا رہی ہے۔ یہ اموال بیت المال کی حفاظت کا پانچواں نمونہ ہے۔

ذاتی ڈاک کا بار انجمن پر

(۶) انجمن کی خط و کتابت کے پردہ میں اپنی ذاتی ڈاک بھی انجمن کے خرچ پر روانہ کی جاتی ہے۔ مجھے اس کا تجربہ یوں ہوا۔ کہ جن ایام میں میں سکرٹری تھا ٹکٹوں کا خرچ زیادہ دیکھ کر میں نے تجویز کی کہ تمام شعبوں کی ڈاک دفتر سکرٹری میں آیا کرے اور میرے سامنے ٹکٹ لگا کر باہر بھیجی جایا کرے۔ مگر مولوی صاحب اس پر رضامند نہ ہوئے۔ حالانکہ اس سے صرف مراد اس قدر تھی کہ لوگوں کے چندے کے پیسے ضائع نہ جائیں۔ اور کفایت شعاری سے کام لیا جائے۔ یہ انجمن کے اموال کی حفاظت کا چھٹا نمونہ ہے۔ جو حضرت مولوی صاحب نے قائم فرمایا ہے۔

رائلٹی حاصل کرنے کا عجیب ڈھنگ

(۷) ساتواں نمونہ بڑا دلچسپ ہے۔ اور اگرچہ کئی سالوں سے چلا آتا ہے۔ لیکن اس کا انکشاف حال ہی میں ہوا ہے مولوی صاحب کی رائلٹی کے متعلق قاعدہ مقرر ہے۔ کہ جونہی کتابیں انجمن کے اسٹاک سے سول ایجنٹ کی تحویل میں جائیں رائلٹی واجب الادا ہو جاتی ہے۔ انکی فروخت کے رائلٹی کا کوئی واسطہ نہیں۔ سول ایجنٹ صاحب مولوی صاحب کا اپنا عزیز ہے۔ وہ فوراً رقم ان کو ادا کر دیتا ہے۔ بلکہ ان کے تمام خانگی کاموں کے لئے وہ ذمہ دار ہے۔ برائے نام قرضہ اور رائلٹی کا حساب ماہ بماہ چلتا رہتا ہے۔ اور مولوی صاحب کو بالمقطع ۳۵۰ روپیہ کی رقم ہر ماہ ادا رہتی ہے۔ لیکن سال میں دو تین دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کہ ہول ایجنٹ کئی ماہ کم کتابیں لیتا تھا۔ سٹاک سے ایک دم اتنی کتابیں لے لیتا ہے کہ ان کی رائلٹی کئی صد روپیہ ہو جاتی ہے۔ اور سیدھی مولوی صاحب کی جیب میں چلی جاتی ہے۔ مگر یہ رقم ۳۵۰ روپیہ قرض والے حصہ سے نہیں کاٹی جاتی۔ یہ انجمن کے اموال کی حفاظت کا ساتواں اور نہایت متقیانہ نمونہ ہے جو مولوی صاحب ہمارے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

کیا یہ دیانت داری ہے۔

ایسے اور بھی نمونے ہوں گے۔ جن کا خدا تعالیٰ کو علم ہے بعض حقیقت سے ناآشنا لوگ یہ باتیں سنکر کہدیا کرتے ہیں کہ چونکہ انجمن کے بعض ممبران ان تمام حالات سے واقف ہیں اس لئے یہ جائز ہیں۔ اور حضرت مولوی صاحب کی خدمات دینی کے مقابلہ میں یہ رقوم کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ یہ درست ہوگا مگر میں ان سے بادب پوچھتا ہوں کہ کیا تقویٰ بھی اسی کا نام ہے۔ اور حقیقی طور پر متقی کہلانے والے ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ کیا لوگوں کے اموال اوقاف کی حفاظت اسی طرح ہونی چاہیئے کیا حق امانت اسی طرح ادا ہونا چاہیئے۔ اور کیا مال وقف سے تمول حاصل کرنا درست ہے۔ اور کیا اپنا پیٹ کاٹ کر چندہ دینے والوں کو بھی یہ حالات معلوم ہیں۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ میرے نزدیک تو جو ممبران انجمن یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی منافقت سے کام لے رہے ہیں۔ بیت المال کے اموال کی حفاظت کے معاملہ میں امانت کا پورا حق ادا نہیں کر رہے۔ اور خود مولوی صاحب کے فتوے کے مطابق بھی پبلک اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہیں۔ خیانت اور چوری خواہ کتنی چالاکی اور ہوشیاری یا حیلہ شرعی کے پردہ میں کی جائے بہرحال بُری چیز ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق ایک صوفی منش کا قول ہے۔ فقیہ مدرسہ دے مست بود و فتویٰ داد۔ کہ مے حرام ولے بہ ز مال اوقاف است (حافظ)

سورہ انعام کی ایک آیت کا مطلب

(د) سورہ انعام آیت نمبر ۱۱۵۔ نوٹ نمبر ۱۰۰ صفحہ ۲۰۷ بیان القرآن مولوی محمد علی صاحب۔ مولوی صاحب تفسیر کرتے ہوئے فتویٰ دیتے ہیں کہ "مذہبی اختلافات میں کوئی شخص حکم نہیں بنایا جا سکتا" اور اس کی مزید توضیح یوں فرماتے ہیں:۔ "مذہبی بعض لوگ مسائل دینی میں بحث کرتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ فلاں شخص کو حکم بنا لیں۔ جس کے معنی یہ ہوئے کہ اس شخص کا فیصلہ منزل من اللہ ہے اس کا جواب (اللہ تعالیٰ نے) دیا ہے۔ کہ جب کتاب (قرآن) مفصل ہے۔ یعنی اس کے اندر دعاوی بھی ہیں۔ اور دلائل بھی۔ تو پھر دوسرے کو حکم بنانے کی کیا ضرورت ہے اس کے دعاوی اور دلائل پر غور کرکے خود ہی فیصلہ کر لو +

مولوی محمد علی صاحب کا عمل

مذہبی مسائل میں اختلاف کی صورت میں فیصلہ کا یہ ربانی طریق ایک طرف رکھو۔ اور دوسری طرف جناب مولوی صاحب کا حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان کو بار بار چیلنج دینا کہ اختلافی مسائل مسئلہ نبوت تکفیر اہل قبلہ وغیرہ پر بحث کے لئے ثالث مقرر کر کے فیصلہ کرا لو رکھکر دیکھ لو۔ کہ مولوی صاحب خود فتویٰ کیا دیتے ہیں۔ اور اس پر عمل کیونکر کرتے ہیں۔ یہ تو باور نہیں ہو سکتا۔ کہ مولوی صاحب کو اپنا مندرجہ بالا فتویٰ یاد نہ ہو۔ پھر اس کے سوا اور کیا غرض ہو سکتی ہے۔ کہ اپنے فتوے اور خدا تعالیٰ کے حکم کو پس پشت ڈال کر مولوی صاحب اپنے نمود کے لئے اپنی قابلیت کا ڈھنڈورہ پیٹ رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ ایسے گندم نما اور جو فروش علمائے کرام سے اپنی مخلوق کو اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔

یہاں تک میں نے محض مولوی صاحب کے ترجمہ اور تفسیر قرآن کریم کی روشنی میں ان کے متعلق کچھ لکھا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ تو انشاء اللہ ان کے خطبات کو سامنے رکھ کر بھی کچھ عرض کرونگا۔ وباللہ التوفیق

الحاج مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ سیرالیون فرنچ اکیوٹوریل افریقہ میں

بادشاہوں۔ امراء۔ مسلم رہنماؤں اور عیسائی مشنریوں سے تبلیغی ملاقاتیں

الحاج مولوی نذیر احمد صاحب مبشر گولڈ کوسٹ سیرالیون سے ہندوستان کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ راستہ کی بعض رکاوٹوں کے باعث فرنچ ایکوٹوریل افریقہ میں قیام کرنا پڑا۔ چنانچہ وہ ۳۰ر ستمبر ۱۹۴۴ء کے خط میں اپنے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

میں نے گذشتہ خط ۱۴ر اگست کو بذریعہ ہوائی ڈاک نائیجیریا سے روانہ کیا تھا۔ اب یہ خط میں فورٹ لامی سے لکھ رہا ہوں۔ جو فرنچ ایکوٹوریل افریقہ کا دارالحکومت ہے۔ فرنچ ایکوٹوریل افریقہ نائیجیریا اور اینگلو ایجپشن سوڈان کے درمیان ایک فرانسیسی نوآبادی ہے۔ جیسا کہ میں نے گذشتہ خط میں عرض کیا تھا۔ کہ نائیجیریا اور سوڈان کے درمیان موٹر کی سڑک بارشوں کے باعث ۱۵ر جولائی سے تین ماہ کے لئے بند کر دی گئی ہے۔ میں ۱۴ر جولائی کو لیگوس پہنچا۔ اور تقریباً دو مہینے مجھے نائیجیریا میں ٹھیرنا پڑا۔ میں نے اس عرصہ میں نائیجیریا کی کئی ایک احمدی جماعتوں کا دورہ کیا۔ بعض اہم مقامات دیکھے۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکا۔ لوگوں تک پیغام حق پہنچایا۔ نائیجیریا برطانوی مغربی افریقہ کی نوآبادیات میں سب سے بڑی نوآبادی ہے۔ میں نے اس ملک کی مذہبی۔ تمدنی اور تعلیمی حالت کا مطالعہ کر کے کافی معلومات حاصل کی ہیں۔ لیگوس میں جہاں میں تین ہفتہ ٹھیرا نیز دیگر مقامات پر میں نے بعض غیر مبائع اصحاب سے بھی ملاقات کی۔ اور انہیں صداقت قبول کرنے کی تلقین کی۔

۱۴ر اگست کو بذریعہ ٹرین لیگوس سے جانب شمال روانہ ہوا۔ دو دن ابیوکیوٹا میں گذار جہاں کے چیف ہز ہائی نس الاکے سے ملاقات کی۔ اور انہیں لٹریچر دیا۔ تین دن اِبادان میں رہا۔ جہاں عیسائیوں اور مسلمانوں میں تبلیغ کی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ

کی خوبیاں اُسی کی زبانی!

"★ میں آپ کی بچت کو بالکل محفوظ رکھتا ہوں۔
★ میری قیمت بارہ برس میں دس روپے سے بڑھ کر ۱۵ روپے ہو جاتی ہے۔
★ میرے منافع پر انکم ٹیکس معاف ہے۔
★ آپ مجھے آسانی سے حکومت کے مقرر کردہ ایجنٹ یا کسی سیونگز بیورو یا پوسٹ آفس سے خرید سکتے ہیں۔
★ میرے بڑے بھائیوں کو آپ ۵۰۔ ۱۰۰۔ ۵۰۰ یا ۱۰۰۰ روپے میں خرید سکتے ہیں
اور یہ سب بھی اسی رفتار سے بڑھتے ہیں۔ یعنی بارہ برس میں ۵۰ فیصدی اضافہ
★ میں دس روپے یکمشت ادا کرنے پر آپ کو مل سکتا ہوں یا آپ ایک روپیہ، ۸ آنہ یا ۴ آنے کے سیونگز سٹامپ خرید کر مجھے بتدریج حاصل کر سکتے ہیں۔
★ تین سال بعد آپ مجھے جب چاہیں بھنا لیں۔ آپ کو آپ کی رقم واپس مل جائے گی اور اُس کے ساتھ وہ منافع جو میں نے آپ کے لئے کمایا ہوگا۔

— مگر آپ کا سب سے زیادہ فائدہ اسی میں ہے کہ مجھے محفوظ رکھیں!"

نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ حکومت کے مقرر کردہ ایجنٹوں یا کسی "سیونگز بیورو" یا پوسٹ آفس سے حاصل کیجئے

1235

(باماکو) اور ایبوکیوٹا نائیجیریا کے دو بہت بڑے شہر ہیں۔ مقدم الذکر لیگوس سے بھی بڑا ہے۔ اس کے بعد دو دن الورین میں قیام کیا۔ اور ہز ہائی نس اور بڑے بڑے مسلم لیڈروں اور برٹش ریذیڈنٹ سے ملاقات کی۔ ۱۲ اگست کو میں جبا پہنچا۔ اور دریائے نگر کی سیر کی۔ جس سے ہمیں اپنے پیشرو مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کی ایک نظم کی وجہ سے دیرینہ محبت ہے۔

یہاں سے منا پہنچا۔ دو دن قیام کیا۔ غیر مبائعین کو بعض باتیں سمجھائی گئیں۔ احباب جماعت کو اخلاص ایمان میں مزید ترقی کرنے کی تلقین کی۔ ۲۴ کو کدونا گیا۔ جہاں کی جماعت کے ہاں تین دن قیام کیا۔ ۲۷ کو زاریا پہنچا۔ اور یہاں ایک ہفتہ قیام کیا۔ ایک ہفتہ کے لئے کانو گیا۔ اور آخر کار ۱۵ ستمبر کو ریلوے ٹرمینس جاسی پہنچ گیا۔ جاسی سے میدوگوری تک ۳۶۶ میل لاری میں سفر کیا۔ میدوگوری سے ایک دوسری لاری میں ۲۳ کو سرحد عبور کرتے ہوئے فرنچ کیمرون پہنچا۔ اگلے روز فورٹ لامی وارد ہوا۔ جہاں معلوم ہوا۔ کہ سوڈان روڈ ابھی بند ہے۔ تقریباً ایک ہفتہ تک شاید کھلے گی۔ چونکہ ان علاقوں میں میں پہلے احمدی مبلغ کی حیثیت سے داخل ہوا تھا۔ لہٰذا میں نے یہاں کے باشندوں اور فرانسیسی اور برطانوی مغربی اور وسطی افریقہ سے آنے والے مسلمان عازمین حج سے ملاقات کی ہے جو اس علاقہ سے ہوتے ہوئے مکہ معظمہ جا رہے ہیں۔

میں یہاں اینگلو ایجپشین سوڈان سے آئے ہوئے عرب تاجروں کے ہاں قیام کر رہا ہوں یہ لوگ نہایت اچھا سلوک کرتے ہیں۔ نائیجیریا اور دوسرے علاقوں میں سفر کرتے ہوئے میں نے ہمیشہ یہ امر پیش نظر رکھا۔ کہ وہاں کے مذہبی حالات سے کما حقہ آگاہی حاصل کروں۔ تا ان علاقوں میں مزید مبلغ بھیجنے کے متعلق تجاویز کو اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مناسب مشورہ دے سکوں۔ میں نے ان علاقوں میں بادشاہوں۔ امراء۔ عیسائی مشنریوں مسلمانوں کے مذہبی رہنماؤں اور مغربی طرز پر تعلیم یافتہ افریقنوں سے ملاقاتیں کیں۔ علاقہ چاڈ میں مقامی زبان بگڑی ہوئی عربی ہے۔ جسے اصل عربی جاننے والا ہر شخص بہت جلد سمجھ اور بول سکتا ہے۔ اگر نومبر اور جون کے درمیان اس راستے سے سفر کیا جائے۔ تو بہت سہل اور ارزاں رہتا ہے۔

جنگ کے بعد انشاء اللہ فورٹ لامی سے مغربی وسطی۔ جنوبی اور شمالی افریقہ کی طرف سفر کی سب سہولتیں میسر ہونگی۔ آج کل بھی نومبر دسمبر اور جون کے دنوں میں تھوڑی سی تکلیف کے ساتھ سفر کیا جا سکتا ہے۔ فرانسیسیوں نے اپنی تمام نوآبادیوں میں ذرائع آمدورفت کو بہت عمدہ بنا رکھا ہے۔ لاکھوں مسلمان ان علاقوں میں فرانسیسی حکومت کے زیر سایہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جو مذہب میں کوئی مداخلت نہیں کرتی۔ میں نے بعض ان مسلمانوں کو بھی دیکھا۔ جو آج سے بیس سال قبل پناہ حاصل کرنے کی غرض سے اطالوی لیبیا سے اس فرانسیسی نوآبادی میں آکر آباد ہو گئے تھے۔ فرنچ ایکوٹوریل افریقہ فرانسیسی ایمپائر کی پہلی نوآبادی ہے۔ جس نے ۱۹۴۰ء میں فرانس میں اتحادیوں کی شکست کے بعد جنرل ڈیگال کا ساتھ دیا۔ یہاں کے باشندے اس لحاظ سے برطانوی رعایا کے لوگوں سے دوستانہ رنگ میں پیش آتے ہیں۔

میرا ارادہ ہے۔ کہ ایک ایک ہفتہ خرطوم۔ قاہرہ اور حیفا میں قیام کروں۔ اور ایک یا دو دن کے لئے یروشلم۔ دمشق۔ بیروت اور بغداد بھی ٹھیروں۔ میں اس غرض سے ان مقامات کی سیر کرنا چاہتا ہوں۔ تا ایک مسلم مبلغ کی حیثیت سے ان اسلامی ممالک کے حالات سے آگاہی حاصل کروں۔ نیز اس لئے کہ جب اگلے سال میں اپنے بیوی بچوں سمیت واپس سیرالیون آؤں گا۔ انشاء اللہ۔ تو میرے لئے ان علاقوں میں جانے کا کوئی موقع نہ ہوگا۔

سب سے بڑی قلتوں میں سے ایک
کاغذ

پیپر کنٹرول (ڈسٹری بیوشن) آرڈر کے ذریعہ کس طرح کاغذ کی موجودہ مقدار ضروریات کے مطابق تقسیم کی گئی ہے

یہ کنٹرول آرڈر "پیپر کنٹرول (اکانمی) آرڈر" کا ضمیمہ ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اہم ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کاغذ کے غیر اہم صرف پر لازمی بندشیں عائد کی جائیں۔ "پیپر کنٹرول (ڈسٹری بیوشن) آرڈر" جاری کر کے حکومت نے غیر سرکاری صرف کے لئے کاغذ کی تمام موجودہ مقدار کو اپنی نگرانی میں لے لیا ہے۔ ضروری تفصیلات حاصل ہو جانے کے بعد کاغذ کی درآمد کرنے اور بنانے والوں کو ہدایات جاری کر دی جائیں گی کہ کس علاقے میں کتنا کاغذ بھیجا جائے تاکہ اہم ضرورتوں کیلئے کافی کاغذ مہیا ہوتا رہے۔

ان کنٹرول آرڈروں میں سے کسی نے بھی غیر سرکاری ضروریات کیلئے کاغذ کی فراہمی میں تخفیف نہیں کی بلکہ یہ اتنی ہی ہے جتنی کہ تھی۔ مگر انتہائی کفایت برتنے کی ضرورت اب بھی ویسی ہی شدید ہے۔

پیپر کنٹرول ڈسٹری بیوشن آرڈر ۱۹۴۴ء کی نقل مینیجر آف پبلیکیشنز، سول لائنز دہلی یا سرکاری مطبوعات بیچنے والے ایجنٹوں سے ایک آنے میں مل سکتی ہے۔

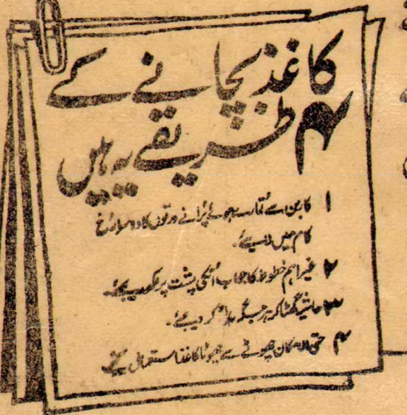

حالات سے باخبر رہیئے
کاغذ بچایئے

حکومت ہند سپلائی ... نے شائع کیا

DAA 868

اکسیر اٹھراء

یہ حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا نسخہ ہے۔ جن مستورات کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ ان کیلئے اکسیر اٹھرا لاثانی دوا ہے۔ قیمت عہ فی تولہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے ۱۲ بارہ روپے۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

اعلان نکاح

مرزا مظفر حسن ولد ڈاکٹر مرزا پیر بخش صاحب سابق عیسائی ڈیرہ دین پناہ ضلع مظفر گڑھ کا نکاح امۃ الحفیظ بیگم بنت مرزا عمر بیگ صاحب ساکن قادیان دار الامان کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر علاوہ زیورات ملکیت لڑکی کے مولوی سید سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ طرفین کے لئے یہ رشتہ مبارک کرے۔

(ڈاکٹر پیر بخش)

331

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن ۳ نومبر۔ کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے دوپہر پر دورہ کا حملہ کیا جس میں ایک ہزار سے زیادہ جہاز شریک تھے۔ کچھ اور جہازوں نے شمال مغربی جرمنی کے کئی مقامات کو نشانہ بنایا۔ اور ہوم برگ کی خبر ہے۔ دو ہزار سے زیادہ امریکی جہازوں نے جرمنی کے دوسرے مقامات پر حملے کئے۔ اس ہوائی لڑائی میں ۲۰۸ جرمن جہاز مار گرائے گئے۔

لندن ۳ نومبر۔ برطانوی اور کینیڈین فوجوں نے شیلٹ کے جہاز کو جرمن توپوں سے صاف کر دیا۔ آخن کے جنوب مغرب میں ۱۴ میل جرمنی میں گھس گئیں۔ اور دو گاؤں پر قبضہ کر لیا۔

لندن ۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل ڈیگال کی دعوت پر مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن پیرس جائینگے مگر اس کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

ماسکو ۳ نومبر۔ روسی فوجیں ہنگری میں بوڈاپسٹ سے صرف ۳۰ میل دور رہ گئی ہیں۔

ماسکو ۳ نومبر۔ یوگوسلاویہ میں محب وطن دستوں نے ڈارا کی بندرگاہ کو جرمنوں سے صاف کر دیا ہے۔

لندن ۳ نومبر۔ اٹلی میں پانچویں فوج کے دستوں نے بولونا کے راستے میں ایک اور گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۳ نومبر۔ مسٹر روزویلٹ نے ایک اور انتخابی تقریر کرتے ہوئے جاپان کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ بحرالکاہل جنوبی میں لیٹے کے مغرب میں جاپانیوں کو گھیر لیا گیا ہے۔

ماسکو ۳ نومبر۔ اتحاد جماہیر شوروائیہ روسیہ کے صدر کامریڈ میکائیل کالی نن نے آج بیان کیا کہ مشرقی محاذ کے مختلف حصوں میں ۲۴ دسمبر ۱۹۴۳ء سے ۵ ستمبر ۱۹۴۴ء تک جو معرکے ہوئے ان میں جرمنوں کا نقصان جانی دس لاکھ سے زیادہ ہوا۔

بمبئی ۳ نومبر۔ باندرہ میں بوچڑوں نے ہڑتال کر دی ہے۔ یہ اقدام حکومت کے ایک حکم کے خلاف احتجاج کے طور پر کیا گیا جس کی رو سے بعض اقسام کے جانوروں کو ذبح کرنا ممنوع قرار دیا گیا تھا۔

نئی دہلی ۳ نومبر۔ مرکزی اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کے ممبر مسٹر نعمان تحریک التوائے اجلاس پیش کر کے اس معاملہ کو زیر بحث لائے کہ ایسٹ انڈین ریلوے نے رات کے وقت لکھنا ٹپور کے ریلوے سٹیشن پر روشنی کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ فوجی ڈبوں کی خالی ٹرین کو اس ہیئت کذائی کے ساتھ مصروف حرکت رہنے کی اجازت دی گئی۔ کہ اس کے انجن کی اگلی سرچ لائٹ گل تھی۔ اس مجرمانہ تغافل شعاری کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نو انسان ٹرین کے نیچے کچلے گئے۔ اور جان بحق ہو گئے۔ اس کے بعد ریلوے ایڈمنسٹریشن کی طرف سے کھلی تحقیقات کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا ٹرانسپورٹ ممبر سر ایڈورڈ بنتھل نے کہا۔ جو لوگ ٹرین کے نیچے آ کر مر گئے۔ وہ اپنی موت کے خود ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے پل پر سے گزرنے کی بجائے آہنی پٹڑی کو پھاندنے کی کوشش کی۔ تحریک التوا ۴۹ کے مقابلہ میں پچاس آراء کی حمایت سے منظور ہو گئی۔

لاہور ۳ نومبر۔ پنجاب گورنمنٹ گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں اعلان ہوا ہے۔ کہ اضلاع انبالہ۔ کرنال۔ اور رہتک میں طاعون پھوٹ پڑا ہے۔

لندن ۳ نومبر۔ جرمنی ریڈیو نے جرمنی کے لیبر منسٹر کا ایک بیان براڈکاسٹ کرتے ہوئے اعلان کیا کہ جن جرمنوں کے مکان فضائی بمباریوں سے تباہ ہو چکے ہیں۔ انہیں کچے جھونپڑوں میں رہنا پڑے گا۔ جملہ حکام کے لئے ضروری ہے کہ اگر ان کے علاقے میں پختہ مکانات منہدم ہو چکے ہوں۔ تو وہ قدرتی عمارتی سامان کے استعمال کا خود کو خوگر بنائیں۔ اور اس کی تلقین کریں۔

لاہور ۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اب یہ قطعی فیصلہ ہو گیا ہے کہ پنجاب اسمبلی کا اجلاس دسمبر کے پہلے ہفتے میں منعقد ہو گا۔ حکومت وقفہ کے بغیر اپنا کاروبار جاری رکھے گی۔

بمبئی ۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ قیام دہلی کے دوران میں مسٹر محمد علی جناح نئے وائسرائے سے ملاقات کریں گے۔ اور ہندوستان کی تقسیم اور قومی حکومت کے قیام کے متعلق آل انڈیا مسلم لیگ کی پوزیشن واضح فرمائیں گے۔

کراچی ۳ نومبر۔ پولیس نے مسٹر اللہ بخش سابق وزیر اعظم سندھ کے قتل کے سلسلہ میں دو مزید گرفتاریاں کی ہیں۔ ان میں سے ایک درویش وعدہ معاف گواہ کا بیٹا ہے

لندن ۳ نومبر۔ ڈاکٹر گوبلز نے اپنی تازہ تقریر میں صرف یہ اپیل کی ہے۔ کہ جرمن آخری دم تک لڑتے جائیں۔ تاکہ غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے کی بجائے زیادہ معتبر شرائط پر اتحادیوں کے ساتھ صلح کی جا سکے۔

واشنگٹن ۳ نومبر۔ سر جیمز سومرویلے نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اس وقت لگ بھگ ۲۰ لاکھ ٹن وزن کے جہاز بحر ہند میں موجود ہیں۔

کلکتہ ۳ نومبر۔ ضلع ڈھاکہ میں کمال گنج کے غلّہ کے ذخیروں کو جہاں غلہ کا بے شمار ذخیرہ پڑا تھا۔ آگ لگنے سے ایک کروڑ روپیہ کی مالیت کا غلہ جل کر راکھ ہو چکا ہے۔ آگ درگا پوجا منڈپ سے شروع ہوئی۔

لاہور ۳ نومبر۔ پنجاب پراونشل مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے اپنے حالیہ اجلاس میں دس لاکھ روپے جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی نے مسلمانان پنجاب کی فلاح و بہبود کے لئے ایک بہت بڑا پروگرام مرتب کیا ہے۔ پنجاب کے ہر ایک شہر۔ قصبہ۔ دیہات تک میں مسلم لیگ کی شاخیں قائم کی جائیں گی۔ یہ شاخیں ابتدائی طور پر مقامی مسلمانوں کی ضروریات کے مطابق تعلیمی۔ مجلسی۔ تجارتی اور اقتصادی امور میں ان کا ہاتھ بٹائیں گی۔ قصبوں اور شہروں میں صنعتی ادارے کھولے جائیں گے۔

لندن ۳ نومبر۔ "ہندوستان کے لوگوں کی مختلف حیثیتوں اور ضرورتوں کو دیکھتے ہوئے برطانیہ کا خوراک کنٹرول ہندوستان کے مقابلہ میں بچوں کا کھیل ہے"۔ ان الفاظ میں لندن کے ایک حالیہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سر ہنری فرنچ نے اپنے خیال کا اظہار کیا۔ آپ نے کہا کہ اس مسئلہ کا سب سے دشوار پہلو یہ ہے کہ ہندوستان برما کے چاول سے محروم ہو گیا ہے۔

پشاور ۳ نومبر۔ افغان فوج کے چودہ فوجی افسر پشاور وارد ہوئے ہیں۔ یہ افسر اراضی کی سروے کی ضروری تربیت حاصل کرنے کے لئے ایبٹ آباد جا رہے ہیں۔

اوٹاوہ ۳ نومبر۔ کینیڈا کے وزیر ڈیفنس کرنل رالسٹن نے استعفیٰ دے دیا ہے سمندر پار کینیڈین فوج کے سابق کمانڈر جنرل سٹاگسٹن نئے وزیر ڈیفنس مقرر کئے گئے ہیں

لندن ۳ نومبر۔ برطانوی فوجوں نے سالونیکا پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب وہ سالونیکا کے شمال میں جرمن فوجوں کا تعاقب کر کے انہیں پریشان کر رہی ہیں

کلکتہ ۳ نومبر۔ آنریبل مسٹر مکرجی وزیر مال حکومت بنگال نے اپنے جسم سے ۵۰۰ سی سی خون پھر بطور عطیہ دیا ہے یہ آپ کا آٹھواں عطیۂ خون ہے

باریسال ۳ نومبر۔ پچھلے دنوں ضلع باریسال کے دورے کے موقع پر آنریبل وزیر محکمہ کوآپریٹو کریڈٹ حکومت بنگال نے تقریر کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ بنگال کی موجودہ حکومت نے اب تک تقریباً ۵ لاکھ روپے پست اقوام کی ترقی و تعلیم اور وظائف پر خرچ کئے ہیں۔

لندن ۳ نومبر۔ امریکن بمباروں نے نینسی کے علاقہ میں ایک بند توڑ دیا ہے یہ بند ایک نو مربع میل جھیل کے پانی کو روکے ہوئے تھا۔

لندن ۳ نومبر۔ شمالی ناروے میں جرمنوں نے پیچھے ہٹنے سے پہلے سارے دیہات کو آگ لگا دی ہے۔

واشنگٹن ۳ نومبر۔ امریکہ کے جنگی سامان تیار کرنے والے بورڈ کے ایک اعلان سے پتہ چلا ہے کہ امریکہ کی ہوائی طاقت کس قدر بڑھ چکی ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ یکم جولائی ۱۹۴۰ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۴۴ء تک ۲ لاکھ ۲۰ ہزار طیارے بنے ان میں سے ۴۲ لاکھ بمبار اور ۶۷ ہزار شکاری طیارے بھی شامل ہیں

ایک تازہ شہادت

مکرمی محترمی جناب ملک بشیر علی صاحب تحریر فرماتے ہیں "میں نے آپ کے دواخانہ کی زوجام عشق کی گولیاں استعمال کیں۔ باوجود اس کے میں نے متواتر استعمال نہیں کیں۔ لیکن پھر بھی میں نے ان کو لاجواب پایا۔ نہایت ہی اعلیٰ گولیاں ہیں اور طاقت کیلئے بے مثل ہیں"۔

قیمت چھ گولیاں ایک روپیہ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

بفالو (نیویارک) ۳ نومبر۔ مسٹر ڈیوی نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے انتخاب میں اپنی کامیابی کا پورا یقین ہے۔ آپ نے کہا کہ کانگرس اور صدر جمہوریہ کے تعلقات کو بڑھا دے گا۔ میرا خیال ہے کہ کسی صدر جمہوریہ کو دو دفعہ سے زیادہ صدر [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah